اخلاقی حرکت

اپریل

1947

ایک آدمی اپنے گھر کی طرف جا رہا تھا چند لوگ ایک گھنے درخت کے نیچے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اسلامی نقطۂ نظر سے اگر ایک انسان ایک پتھر بھی راستے سے ہٹا دے تو اس کا ثواب بھی اسے ملتا ہے اور دوسرا انسان بھی نقصان سے بچ جاتا ہے۔۔!

وہاں سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے یہ سنا ہنسنے لگا اور گھر کی طرف چل پڑا چونکہ وہ ایک ہندو تھا اور اسلام کا انکاری تھا تو گویا اس نے محض اس بات کو مزاق سمجھا اور وہ اس ہنسی کے عالم میں گھر کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں اس کا پاؤں ایک پتھر سے لگا جو کے معمولی سا تھا لیکن اس کا پاؤں زخمی ہو گیا اس نے گھر پہنچ کر زخم پر مرہم لگائی اگلے دن پھر جب وہ وہاں سے گزرا تو ایک بیل گاڑی وہاں سے گزر رہی تھی اس کا پہیا اس پتھر کے ساتھ ٹکرایا اور اس کی لکڑی کے سارے تختے ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی زخمی ہو گیا اس بندے کو پتا چلا کہ یہ تو اسی پتھر کی وجہ سے ہوا ہے جس نے اس زخمی بھی کیا تھا وہ کچھ سوچتے ہوئے اپنے گھر کی طرف واپس لوٹ جاتا ہے اور کچھ دیر بعد جب واپس وہاں سے گزرتا ہے تو ایک آدمی وہاں سے پتھر اٹھا کر دوسری جانب راستے سے ہٹا کر رکھ دیتا ہے اس آدمی کو اب یہ بات سمجھ آنا شروع ہو جاتی ہے کہ واقع ہی پتھر اٹھانے سے راستہ صاف ہوتا ہے اور کئی لوگ نقصان سے بچ جاتے ہیں ۔۔۔!

کرتے کرتے ایک دن وہ ان لوگوں کی محفل میں جا بیٹھتا ہے اور وہ اسلام کی طرف راغب ہونا شروع کر دیتا ہے چونکہ وہ ہندو مت سے تعلق رکھتا تھا ذات کی اونچ نیچ اور اچھوت سمجھے جانے کی وجہ سے مذہبی

دردندگی اور بدسلوکی کی بھینٹ چھڑا ہوا تھا جو کہ معاشرے کا ایک ستایا ہوا تھا ایک دن اسی طرح وہ انھیں بزرگوں کی محفل میں جا بیٹھتا ہے اور اسلام کے اصولوں کو ماننے لگ جاتا ہے اور مسلمان ہو جاتا ہے

آزادی کے دن قریب تھے ہر طرف انتشار تھا گویا محسوس ہوتا ہو کہ انسان کا سب سے بڑا دشمن خود انسان ہی ہے ایک طرف آزادی کی خوشی تو دوسری طرف اس بات کا غم کہ نا جانے کیا ہونے والا ہے ہر لمحہ قیامت تھا۔۔۔!

جون 1947...)

اس کے ہاں دو بیٹے تھے جن کی عمریں کم تھی لیکن اس قابل تھے کے بات چیت کر سکیں

آزادی کے دن قریب سے قریب تر آتے جا رہے تھے پر اب فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کون سی طرف رہا جائے ایک طرف ہندو اکثریت کی رٹ لگائیے جانے والے علاقوں کو ہندوستان جبکہ مسلمانوں کے لئے مسلم اکثریتی علاقے بروے نام تھے ۔۔۔!

فیصلہ اس کے ہاتھ میں تھا کہ کس طرف جایا جاتا اس نے پاکستان کی طرف جانا بہتر سمجھا اور اپنے بچوں کو بھی لے جانا چاہا لیکن بچے پہلے شروع سے ہی چچا کے پاس رہا کرتے تھے۔۔۔!

بچے چونکہ کم عمر تھے اور اپنے چاچا سے محبت رکھتے تھے جو کہ فِل وقت ہندو تھا اور ایک بڑی دوکان کا مالک تھا بچوں کو اپنے چاچا سے خاصا لگاو تھا۔۔۔!

ایک دن اس آدمی نے ان بچوں کو ساتھ لے جانے کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا لے جاو اگر جاتے ہیں تو آدمی چاہتا تھا کہ ان کو بھی مسلمان کر لیا جائے اور دین اسلام کے اصولوں کے بارے بتایا جائے۔۔۔

آدمی کوشش کرتا کہ کس طرح اسکو بھی دائرہ اسلام میں داخل کر دیا جاے پر جب بھی وہ اسلام کی بات کرتا تو اس کا جواب کچھ غصے بھرے انداز سے ہوتا کہ "شکر کرو کے تمہارے بچے مجھے پیارے لگتے ہیں ورنہ میں تمھیں کب سے بھلا چکا ہوتا تم الگ مذہب سے ہو اور اب میرے کچھ نہیں لگتے بچوں کی وجہ سے بات ہو جاتی ہے غنیمت سمجھو۔۔!"

آدمی چپ ہو جاتا ہے دن اور قریب آ چکے تھے آدمی اس گاؤں کو چھوڑ کر جانا چاہتا تھا آخر ایک دن اس نے ایسا ہی کیا اور چلا گیا اکثر اوقات کلامی کرتا رہتا کہ "بچے مل جائیں تو جاوں "لیکن اس نے بچوں کو بعد میں لیجانے کا فیصلہ کیا چونکہ انتشار پھیلتے پھیلتے اس کے گاؤں تک آ گیا تھا۔۔۔!

اسکی بیوی جو کہ مسلمان ہو چکی تھی اس نے بھی بچوں کی فکر میں دو لخط ہونا شروع کر دیا آخر سوچا کہ جیسے خدا کی مرضی ہوئی۔۔۔

ایک دن جب وہ اپنے ہندو بھائی کے ہاں موجود بچوں سے ملنے آیا واپسی جانے کو تھا کہ اس نے اپنے بڑے بیٹے کو قائل کر لیا کہ وہ اس کے ساتھ چلے۔۔.!

چھوٹا بچا جو کہ بچپن سے ہی والد سے دور اور چچا کے قریب تر تھا اس نے جانے سے انکار کر دیا گرتے سنبھلتے آخر وہ اپنی بیوی اور بڑے بیٹے کے ہمراہ ہجرت کر کے آ گیا۔۔!

بچے کو دیکھ کر ماں کی جان میں جان آئی مگر ایک بیٹا اب بھی نہیں آیا تھا۔۔۔!

آزادی میں صرف ایک ہی مہینہ باقی تھا ماں مطالبہ کرتی کہ اسے دوسرا بیٹا بھی چاہیے تو کہتا کہ کل جاوں گا اسے لینے دعا ہے کہ واپس آ جاے گا۔۔۔

اگلی رات جب وہ روانہ ہوا تو اپنے بھائی کے گھر پہنچا مطالبہ کیا کہ میرا بیٹا مجھے واپس دو تو اس کے بھائی نے جواب دیا۔۔

"دیکھو میاں میں نے زبردستی تو نہیں رکھا لے جاسکتے ہو تو لے جاو"

آدمی چپ سادھ کر نم انکھوں سے گھر لوٹ ایا اگلے روز پھر سے جانے لگا تو اپنے بڑے بیٹے جس کی عمر 7 سال تھی ساتھ لے گیا اور اس کے معصومانہ سوالوں سے دنگ تھا۔۔

بابا اگر بھائی ساتھ نہ آیا تو؟

بابا ہم چھوڑ کر کیوں جا رہے ہیں؟

چاچا کے ساتھ نہیں رہ سکتے اب؟؟

آدمی: بیٹا ہم اب ہم ہدایت پانے والوں میں سے ہیں اب ان کا مذہب اور ہمارا مذہب جدا ہے اب ہم ایک خدا کو ماننے والوں میں سے ہیں دعا ہے کہ وہ ہمارا مددگار ہو۔۔

جیسے ہی وہ اپنے بھائی کے گھر پہنچا اسکا بھائی ہندو مسلم فساد کی زد میں آ کر ہلاک ہو چکا تھا اور اسکی دوکان بھی تباہ ہو چکی تھی سب لُٹ گیا تھا اسکی بیوی اپنے بیٹے اور اس کے بیٹے کے ساتھ گھر میں رو رہی تھی جب اس سے پوچھا کہ کیا ہوا تو بولی:

"تم مسلمانوں نے میرے بیٹے کو یتیم کر دیا ہے میرا گھر بار ہر چیز تباہ کر دی ہے تم لوگوں نے مار دیا ہے میرے خاوند کو۔۔!""

یہ سن کا اس آدمی کے پیروں سے تو جیسے زمین ہی نکل گئی ہو۔۔۔!

آدمی نے اس عورت سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو جو جمع پونجی ہے لو اور گھر چلو ہمارے ساتھ رہ لینا۔۔!

عورت نے منع کر دیا اور آگ بگولا ہوئی اور پھر رونے لگی۔۔!

آدمی: ساتھ نہیں چلو گی تو جان بھی جا سکتی ہے

عورت با ضد تھی کہ وہ نہیں چلے گی۔۔۔!

عورت روتے ہوئے بولی: "میرا سب کچھ لٹ چکا ہے کچھ نہیں بچا"

آدمی اس کو سمجھانے میں مصروف تھا کہ اتنے میں دروازہ سے آواز

کون ہے اندر دروازہ توڑ دو۔۔۔!

آدمی باہر نکلا تو باہر کھڑے لوگوں نے اپنے روپے کا مطالبہ کیا جو کہ اس نے ادھار میں لئے تھا۔۔!

آدمی نے جواب دیا وہ تو مر چکا تو اس باہر کھڑے شخص نے کہا:

"ہاں پتا ہے تم لوگ جگہ خالی کرو جو سامان ہے لو اور نکلو یہاں سے میرے ساتھ اور لوگ بھی ہے اگر نہیں گئے تو دھکے مار کر نکال دیں گے"

عورت اندر بیٹھی سہمے ہوئے انداز میں ڈر کے مارے سن رہی تھی۔۔!

اس نے کہا باہر کھڑے آدمی سے کہا: "اب میرے پاس کوئی جگہ رہنے کی نہیں ہے کیا کروں میں کچھ بچا نہیں ہے جو دے سکوں۔۔۔!

USMANREHMAN

باہر کھڑے آدمی نے بد لہجے جواب دیا: "گھر خالی کرو اور نکل جاؤ یہاں سے"۔۔۔!

عورت کے خاوند کا بھائی: میری بات مانو میرے ساتھ چلو تمہارے بیٹے کی زندگی اور تمہاری زندگی کو یہاں بہت خطرہ ہے تمہیں یہاں سے نکل جانا چاہیے وہاں مجھے ایک دوست ملا تھا جس کے تعلقات ہیں وہاں رہنے کا بندوبست ہو سکتا ہے مان لو میری بات۔۔۔!

عورت: تم لوگ ظالم ہو ہرگز تمہارے ساتھ نہیں چل سکتی۔۔!

مگر عورت کے پاس کوئی اور چارہ نہیں ہوتا

کچھ دیر بعد عورت اس بات پر رضامند ہو جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ رہنے سے انکار کر دیتی ہے آدمی اس کو اور اپنے دوسرے بیٹے کو ہمراہ لے کر واپس اپنی بیگم کے پاس آجاتا ہے اسکی ماں اپنے چھوٹے بیٹے کو دیکھ کر خوش ہوتی ہے پر اپنے خاوند کے چہرے پے پریشانی کے تاثرات دیکھ کر پوچھتی ہے کیا ہوا۔۔۔!

آدمی: بھابھی بھی آگئی ہیں مگر ۔۔۔!

بیوی: مگر کیا۔۔؟

آدمی: وہاں میرے بھائی کو مار دیا گیا ہے اور کچھ لوگوں نے قرض کے معاملے میں اس کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے...!

بیوی: اب اسکی بیوی اور بچے کا کیا ہو گا..؟

ادمی: ہاں وہ ساتھ آگئی ہے پر ہمارے گھر آنے سے انکار کر دیا ہے

بیوی: آخر کیوں؟

آدمی: وہ قتل کا ذمہ دار مسلمانوں کو سمجھتی ہے اور ہم سے نفرت کرتی ہے۔..!

بیوی کو سن کا دھچکا لگا اس نے کہا: اب یہ کہاں رہے گی۔

آدمی: وہاں پڑوس میں ساتھ والے گاوں ایک مکان خالی ہے وہاں اس گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔

بیوی: ھاں مگر کھانے پکانے کا کیا؟۔

آدمی: نہیں وہ اس پر بھی رضامند نہیں کہ ہمارے ہاتھ سے کھائے۔۔!

آدمی نے افسردگی کے عالم میں کہا: "کچھ دن کا راشن پانی تو ہے ان کے پاس ہے پر زیادہ نہیں ہے خدا جانے کیا ہو گا"۔۔۔!

اگلے روز آدمی اس عورت کے گھر پہنچا دروازہ کھٹکھٹایا جو کے دروازے کا صرف ایک ہی پہلو تھا دوسرا ٹوٹا اور بوسیدہ تھا ۔۔۔!

عورت نے غمگین آنکھوں سے اسکے یہاں آنے کی وجہ پوچھی۔۔!

آدمی نے بتایا کہ وہ سب سامان رکھوانے میں مدد کر دے گا اور کھانا بھیجتا رہے گا۔۔!

عورت نے منع کر دیا تاہم عورت خود نہیں جانتی تھی وہ کیا کرے گی اور کیسے زندہ رہے گی۔۔!

آدمی ایک تھیلا اپنے ساتھ لایا اور اس کے گھر رکھ دیا

جس میں دو پھل موجود تھے جو کہ خراب ہونے کے قریب تر تھے۔۔!

USMANREHMAN

دن گزرتے گئے۔۔۔!

آدمی چند آنے کے عوض مزدوری کرنے لگ گیا تاکہ اپنا اور بیوی بچوں کا پیٹ پال سکے تاہم اسے اپنی بھابھی رتی بائی کی بھی پریشانی ستاتی تھی نا جانے کیا ہو جائے۔۔۔!

دوسری طرف جب جب آذان کا وقت ہوتا رتی اپنے دل میں عجب خیالوں تلے دبتی چلی جاتی۔۔۔!

کچھ روز میں رتی کے گھر سے کھانا کی اشیاء کم ہو گی جن کی تعداد پہلے ہی بظاہر چند دن کے لئے تھی اب اکثر پریشانی کے عالم میں بیٹھی یہی سوچتی کہ "اب کیا ہو گا"

دیکھتے ہی دیکھتے اس کے گھر میں فاقوں نے ڈیرا ڈال لیا چونکہ اپنے خاوند کے بھائی کو پہلے ہی واپس بھیج چکی تھی تو اب اس کے ہاں سے بھی کھانے کا آنا مشکل تھا۔۔!

لیکن اسی دن وہ کچھ کھانے کو لایا تو زمین پر مایوس حالت میں پڑی رتی نے وہ لینے سے انکار کر دیا آدمی کو اس بات کا ادراک تک نہ تھا کہ دو دن سے انھوں نے کچھ کھایا نہیں۔۔.!

رتی بائی بچے کو دلاسے دے کر سلا دیتی لیکن خود اس بات پر روتی کہ نا جانے کس پل کیا گزرے۔۔۔!

جیسے ہی آدمی رتی کے گھر سے باہر نکل رہا تھا ایک پڑوسی نے گزرتے ہوئے یہ آوازیں سن لی اس نے اپنی بیوی کے ہاتھ کھانے کے لئے کچھ بھیجا۔۔۔!

رتی اپنے بِلبلاتے ہوئے بچے کو دیکھ کر اس بار نہیں کر سکتی تھی۔۔۔!

USMANREHMAN

کھانا دینے والی عورت جب گھر میں داخل ہوئی کچھ سامان اور ٹوٹا پھوٹا فرنیچر گھر میں اس حالت میں پڑا تھا کہ گویا کباڑ ہو اور چند کپڑے گھٹلی سے باہر نکلے ہوئے تھے برتن مٹی سے اٹے ہوئے تھے ایک گڑھے سے پانی بوند بوند کر کے نکل رہا تھا گویا گھر کا حال "تھکی ہاری زندگی" کی مثال تھا عورت نے نام پوچھے بغیر کھانا رکھا اور چلی گئی آکر اپنے خاوند کو سارا حال بتایا خاوند ایک دم سے پریشان ہوا اور کچھ سوچنے لگا۔۔ا

دوسری طرف جب رتی کے خاوند کا بھائی جب ہاتھ میں کھانا پکڑے واپس گھر پہنچا تو اسکی بیوی نے وجہ پوچھی کہ "کیا ماجرہ ہے"۔۔۔؟

آدمی: وہ ابھی بھی انکاری ہے ہم سے کچھ نہیں لے گی۔۔!

عورت: اب اس کے بچے کا پُرسانِ حال کون ہے؟

آدمی: "خدا پر بھروسہ رکھو سب بہتر ہو جائے گا"۔

عورت نے مکالمہ توڑا اور کمرے کے اندر چلی گئی جہاں اس کے بچے کھیل رہے تھے

جس آدمی نے ماجرہ سن کر کھانا بھجوایا تھا عورت سے وجہ جاننے کی کوشش کی کہ آخر کیا بات ہے اور اس کے گھر والا کون ہے کہاں رہتا ہے اس لئے اس نے اپنی بیوی کو بیجھا تاکہ پتا کر سکے۔۔۔!

جیسے ہی اسکی بیوی پہنچی اس نے وجہ جاننے کی کوشش کی تو رتی بائی نے اتنا بتایا کہ وہ یہاں سے بہت دور رہتی تھی اور اسکا میاں مر چکا ہے۔۔۔!

رتی نے گردن ہلاتے ہوئے کھانے بھیجنے پر شکریہ کہا۔۔۔!

USMANREHMAN

بیوی واپس گھر آئی اپنے خاوند کو بتایا اسکے خاوند نے رتی کے ھاں کھانا بھیجنے کی تلقین کی اور اسکی ضروریات کا خیال کرنے کی تلقین کی کچھ دن بعد رتی عادی ہو گئی اور اسکی افسردگی کم ہو گئی تاہم مدد کرنے والا آدمی ابھی بھی نہیں جانتا تھا کہ رتی کون ہے اور اسکا مذہب کیا ہے؟ شاید وہ اُسکو مسلمان سمجھتا ہو گا۔۔!

اگلے دن آدمی نماز پڑھنے کے لئے گھر سے نکلا تو رتی کا بیٹا باہر کھیل رہا تھا جو کہ کچھ کلمات پڑھ رہا تھا آدمی نے غور نہیں کیا اور گھر کی طرف چل دیا اور حسبِ معمول اپنی بیوی کے ہاتھ کھانا بجھواتا رہا۔۔!

دراصل وہ لڑکا ہندوآنا کلمات ادا کر رہا تھا اور آدمی نہیں جانتا تھا یہ کون ہے۔۔!

اگلے دن آدمی نماز کے لئے گزر رہا تھا تو بچے کے کھلینے کی وجہ سے گندے پانی کے چھینٹے اس پر پڑے آدمی نے بچے کی طرف دیکھا گھر جا کپڑے بدلے اور بچے کو کچھ نہ کہا بچہ اپنے کھیل میں مگن اس امر سے نا آشنا تھا۔۔!

کچھ دن بعد آدمی جب گھر کے لئے کھانے پینے کا سامان خریدنے گیا اسے خیال آیا کہ کیوں نہ اس بچے اور عورت کے لئے بھی راشن لے جائے۔۔!

سو آدمی نے ایسا ہی کیا اور سامان اور کپڑے اس بچے کے لئے لے لیے اور اس کے گھر پہنچا دیے اسکی بیوی نے آج تک اس کے نام کے بارے نہ پوچھا تھا اور اسکو نہیں جانتی تھی اور نہ کبھی بات کی تھی۔۔۔!

آدمی نے اپنی بیوی کے ہاتھ ایک مرغی بھیجی جو کہ گھر میں پال رکھی تھی اور عورت سے کہا کہ پڑوسن کو سوداسلف دے آؤ اور مرغی دے آؤ اور کہنا کہ تم اور تمہارا بچہ کھالیں اور یہ کپڑے اسکے بچے کے لئے۔۔۔!

بیوی نے ایسا ہی کیا عورت کو سودا سلف دے دیا اور مرغی بھی دے دی رتی بائی کو عورت سے کچھ بات کہنی تھی شاید کسی وجہ سے کہہ نہ پاتی تھی۔۔۔!۔

بیوی چلی گئی تین دن گزر گئے رتی کھانا تو کھا لیتی مگر وہ مرغی اسکے گھر کے باہر پھرتی رہتی۔۔۔!

آدمی نے بیوی سے کہا کیوں نہ آج اسکی عافیت دریافت کی جائے بیوی نے رضامندی ظاہر کی دونوں رتی کے گھر گئے اجازت مانگی ۔۔۔!۔

رتی سوگوار رہتی تھی البتہ بتانے سے کتراتی تھی آدمی نے پوچھنے کی کوشش کی کہ "آپ کون ہیں؟" رتی کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہ آیا جس سے ظاہر ہو سکے۔۔۔!

آدمی اپنی بیوی کے ساتھ گھر واپسس آگیا۔۔!

اسی روز رتی بائی کو خیال آیا کہ کیوں نہ وہ مدد کرنے والی عورت اور اس کے خاوند کے گھر جا کر دل کا بوجھ ہلکہ کر لے رتی اس کے گھر گئی چونکہ ان کے مذہب میں رواج نہ تھا کہ اجازت مانگی جائے تو اس نے دیکھا کہ عورت اپنے چھوٹے بچے کو گود میں اٹھائے کھیلا رہی ہے اور اس سے باتیں کر رہی ہے

عورت رتی کو اپنے گھر دیکھ کر حیران تھی دونوں نے آپسی ہم کلامی میں کچھ دیر گزاری رتی نے اپنے بارے سب کچھ بتا دیا اور ان کی مدد کرنے اور بے لوث کام آنے پر شکریہ ادا بھی کیا۔۔!

کچھ دیر بعد جب رتی کے خاوند کا بھائی معلومات دریافت کرنے آیا تو وہ حیران تھا کہ رتی کے بچے نے ایک ایسا سوٹ پہنا ہے جو کہ نیا دکھ رہا ہے اور بچا پڑوسی کے بچوں کے ساتھ کھیل میں مصروف ہے نہ جانے کیا دل میں آیا جو دروازے سے پلٹا اور گھر کی جانب لوٹ گیا مدد کرنے والے آدمی نے اس آدمی کو گھر سے

USMANREHMAN

نکلتے پایاتو پوچھا یہ عورت تمہاری کیا لگتی ہے آدمی نے ایک سرد آہ بھری اور کہا یہ عورت میرے بھائی کی بیوی تھی اور ہمارا مذہب الگ ہے۔۔۔!

دوسرے آدمی نے فوراً حیرانگی سے پوچھا: کیا یہ مسلمان نہیں؟

پہلے آدمی نے جواب دیا: نہیں یہ ہندو ہے اور میں اپنی بیوی بچوں سمیت مسلمان ہو گیا ہوں۔۔!

پہلا آدمی گھر پہنچا ماجرہ بیوی کو بتایا بیوی بھی بتانے سے قاصر تھی کیا ہوا ہو گا۔۔۔!

یہی حال دوسرے آدمی کا تھا لیکن اب اسے مرغی کا زندہ چھوڑ دینا اور بچے کے ادا کردہ کلمات سب سمجھ آ چکے تھے گھر پہنچ کر ماجرہ بیوی کو بتایا۔۔!

مگر اسکی بیوی رتی سے کچھ دیر پہلے مل چکی تھی رتی نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا اور اس بار رتی خود اسکی بیوی کے گھر آئی تھی۔۔۔!

رتی نے بتایا کہ اسکا شوہر قتل ہوا ہے اور یہ الفاظ بھی کہہ کر گئی۔۔۔!۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ کون کیا ہے اور کیسا ہے مجھے مگر اس بات کا علم ہو چکا کہ بنا کسی کا مذہب جانے زبان سے حال اور ہاتھ سے بے بس کا کام کر دینا سب سے بڑی انسانیت ہے اور یہ جس نے بھی تمہیں سیکھائی ہے وہ ضرور عظیم ہے، وہ ضرور امر ہے۔۔!

اور یہ تھا وہ پل جس میں ایک بے بس اور زندگی سے تنگ عورت میں زندہ رہنے کی امید جاگی تھی۔۔۔!

وسلام۔۔۔!

USMANREHMAN

عنوان۔۔۔!{-اخلاقی حرکت-}

رائیٹر:عثمان رحمان

اخلاقی سبق۔۔۔!

انسان زندگی میں کسی کو کچھ دے سکتا ہو یا نہ دے سکتا ہو محض ایک چیز جس سے دوسروں کو متاثر کر کے دوسروں میں جینے کی امید پیدا کر سکتا ہے اور وہ چیز اچھے اخلاق کے سوا کچھ نہیں۔۔.!

جیسا کہ حدیث میں ہے کہ:

خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا*

ترجمہ: "تم میں افضل وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں"

صحيح البخاري-6035

USMANREHMAN